بسم اللہ الرحمن الرحیم

سجدہ سہو کرنے کے بعد نماز کا کوئی فرض یاد آجائے تو کیا سجدہ سہو دوبارہ کرنا ہو گا؟

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ اگر کسی شخص نے سجدۂ سہو ادا کر لیا ہو، پھر اسی نماز میں کوئی فرض سجدہ بھولا ہوا یاد آجائے اور وہ فوراً ادا کرلے، تو اس صورت میں دوبارہ سجدۂ سہو کرنا لازم ہو گا یا نہیں؟

پوچھنے کی وجہ یہ ہے کہ میں نے کل تنہا نمازِ عصر ادا کرتے ہوئے بھولے سے قعدۂ اُولیٰ میں سورۂ فاتحہ پڑھ لی، جس کی وجہ سے میں نے نماز کے آخر میں سجدۂ سہو کیا۔ اس کے بعد مجھے یاد آیا کہ نماز کی چوتھی رکعت کا ایک سجدہ مجھ سے رہ گیا تھا، چنانچہ میں نے فوراً وہ سجدہ ادا کیا اور دوبارہ قعدۂ اخیرہ کیا، کیونکہ مجھے یہ مسئلہ معلوم تھا کہ اگر قعدۂ اخیرہ میں نماز کا کوئی فرض سجدہ یاد آجائے تو فوراً اس کی ادائیگی ضروری ہوتی ہے، پھر دوبارہ قعدۂ اخیرہ کرکے نماز مکمل کی جاتی ہے۔ البتہ میں نے دوبارہ سجدۂ سہو اس خیال سے نہیں کیا کہ ایک نماز میں صرف ایک ہی مرتبہ سجدۂ سہو کی اجازت ہوتی ہے اور میں وہ پہلے ہی ادا کرچکا تھا۔ اب دریافت طلب امر یہ ہے کہ اس صورت میں میری نماز کا کیا حکم ہے؟ کیا مجھے دوبارہ سجدۂ سہو کرنا چاہیے تھا یا نہیں؟

جواب

پوچھی گئی صورت میں نماز کا بھولا ہوا سجدہ ادا کرنے کے بعد دوبارہ قعدۂ اخیرہ کرنا اور اس کے بعد دوبارہ سجدۂ سہو کرنا بھی لازم تھا، اس لیے کہ شرعی اعتبار سے وہی سجدۂ سہو معتبر ہوتا ہے جو نماز کے بالکل آخر میں کیا جائے، جبکہ صورت مسئولہ میں نماز کا بھولا ہوا فرض سجدہ ادا کرنے کی وجہ سے پہلا سجدۂ سہو نماز کے آخر میں واقع نہیں ہوا، لہٰذا وہ غیر محل میں ہونے کی بنا پر معتبر ہی نہیں رہا۔ اس بنا پر بعد میں کیا جانے والا سجدۂ سہو، پہلے سجدۂ سہو کا تکرار نہیں تھا، کیونکہ پہلا سجدۂ سہو باطل اور کالعدم ہو چکا تھا، اس لیے شرعاً معتبر اور قابلِ شمار سجدۂ سہو وہی ہوتا جو نماز کے اختتام پر کیا جاتا۔ چونکہ اس صورت میں سجدۂ سہو واجب ہونے کے باوجود جان بوجھ کر ادا نہیں کیا گیا، اس لیے نماز مکروہِ تحریمی ہو گئی، اور ایسی نماز کو دوبارہ صحیح طریقے سے ادا کرنا واجب ہے۔

ترک واجب کے سبب سجدہ سہو کرنے کے بعد نماز کا بھولا ہوا سجدہ کیا تو دوبارہ سجدہ سہو لازم ہے کہ پہلے والا سجدہ سہو غیر محل میں ہونے کے سبب غیر معتبر ہے، چنانچہ درمختار و ردالمحتار میں ہے:

”(من أدرك الإمام في تشهد المغرب وعليه سهو فسجد معه وتشهد ثم تذكر) أي الإمام (سجود تلاوة فسجد) أي المأموم مع الإمام (وتشهد) لأن سجود التلاوة يرفع القعدة (ثم سجد) أي المأموم مع الإمام للسهو لأن سجود السهو لا يعتد به إلا إذا وقع خاتما لأفعال الصلاة (قلت: ومثل التلاوة تذكر الصلبية) أي في إبطال القعدة قبلها وإعادة سجود السهو“

ترجمہ: (وہ شخص) جس نے امام کو مغرب کی نماز کے دوسرے تشہد میں پایا، جبکہ امام پر سجدۂ سہو لازم تھا، تو وہ مقتدی امام کے ساتھ

سجدۂ سہو میں شریک ہوگا اور تشہد پڑھے گا، پھر امام کو یاد آیا کہ اس پر سجدۂ تلاوت باقی ہے، تو اس نے سجدۂ تلاوت کیا، تو مقتدی بھی امام کے ساتھ سجدۂ تلاوت میں شریک ہوگا، اور تشہد پڑھے گا، کیونکہ سجدۂ تلاوت قعدہ کو ختم کر دیتا ہے۔ اس کے بعد مقتدی امام کے ساتھ دوبارہ سجدۂ سہو کرے گا، کیونکہ سجدۂ سہو اس وقت تک معتبر نہیں ہوتا جب تک وہ نماز کے افعال کے آخر میں واقع نہ ہو۔ میں کہتا ہوں: سجدۂ تلاوت کی طرح ہی اصل (فرض) سجدہ یاد آ جانا بھی ہے، یعنی وہ بھی اس سے پہلے کے قعدہ کو باطل کر دیتا ہے اور سجدۂ سہو کو دوبارہ کرنا لازم ہو جاتا ہے۔ (الدر المختار مع رد المحتار، ج 01، ص 466 مطبوعہ مصر)

یونہی علامہ سید طحطاوی علیہ الرحمۃ مراقی الفلاح کے حواشی میں لکھتے ہیں:

”فلا یجب علیه أکثر من سجدتین بالإجماع ولا یرد ما لو سجد للسهو ثم تذکر سجدة تلاوة أو صلبیة فإنه یسجد للمتروکة ثم یعید سجود السهو فقد تکرر سجود السهو في صلاة واحدة حقیقة وحکما لأنا نقول هذا لیس بتکرار وإنما أعید لرفعه بالعود إلی التلاویة أو الصلبیة لتبین أن سجوده الأول لم یکن في محله کذا في البحر“

ترجمہ: پس بالاجماع اس پر دو سجدوں سے زیادہ لازم نہیں ہوتے۔ اور یہ اعتراض وارد نہیں ہوتا کہ اگر کسی شخص نے سجدۂ سہو کر لیا، پھر اسے سجدۂ تلاوت یا نماز کا اصل سجدہ یاد آ گیا، تو وہ پہلے اس چھوڑے ہوئے سجدے کو ادا کرے گا، پھر سجدۂ سہو کو دوبارہ کرے گا؛ تو اس صورت میں ایک ہی نماز میں حقیقتاً اور حکماً سجدۂ سہو کا تکرار ہو گیا ہے! ہم کہتے ہیں کہ یہ تکرار نہیں ہے، بلکہ سجدۂ سہو کو محض اس لیے دوبارہ کیا جاتا ہے کہ اس صورت میں سجدہ تلاوت یا اصل فرض سجدے کی طرف لوٹنے سے یہ بات واضح ہو گئی کہ پہلا سجدۂ سہوا پنے محل میں نہیں تھا۔ اسی طرح بحر الرائق میں مذکور ہے۔ (حاشیۃ الطحطاوی علی مراقی الفلاح، ص 465، دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

سجدہ سہو لازم ہو جانے کے باوجود جان بوجھ کر ادا نہ کیا تو اب نماز کا اعادہ لازم ہے، در مختار و رد المحتار میں ہے:

”(ولها واجبات لا تفسد بترکها وتعاد وجوبا في العمد والسهو ان لم یسجد له) أی للسهو“

ترجمہ: نماز کے کچھ واجبات ہیں جن کو چھوڑنے سے نماز فاسد نہیں ہوتی لیکن اگر جان بوجھ کر ان واجبات کو چھوڑا یا سجدہ سہو واجب ہونے کے باوجود نہ کیا تو اعادہ لازم ہے۔ (در مختار مع رد المحتار، ج 1، ص 456، مطبوعہ مصر)

بہار شریعت میں ہے: ”اگر سہواً واجب ترک ہوا اور سجدۂ سہو نہ کیا جب بھی اعادہ واجب ہے۔“ (بہار شریعت، ج 1، حصہ 4، ص 708، مطبوعہ: مکتبۃ المدینہ)

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مفتی محمد قاسم عطاری

فتوی نمبر: HAB-0715

تاریخ اجراء: 09 شعبان المعظم 1447ھ/29 جنوری 2026ء